© rasailojaraid.com

نظرات

بھارتیہ جنتا پارٹی نے عام پارلیمنٹری انتخاب کے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنا کوئی بھی ایجنڈا جو ہندوستانی عوام کے لیے ناقابل قبول ہے اسے چھوڑ دیا ہے اور اب وہ اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ افہام وتفہیم کے بعد جو بھی ایجنڈا بنے گا اسے ہی اپنی حکومت چلانے کے لیے استعمال کرے گی۔ چنانچہ انتخابات کے دوران میں اس کی حلیف پارٹیوں کے ساتھ ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل ایجنڈا عام سے تشکیل دیا گیا اور اسی نیشنل ایجنڈے کے مطابق سرکار چلانے کے لیے ہندوستانی عوام سے وعدہ کیا گیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس وعدہ اور یقین دہانی کے پیش نظر ہندوستان کی بعض سیکولر جماعتوں نے اس کے ساتھ انتخابی مفاہمت کرلی۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ شری چندرا بابو نائیڈو جو سیکولر خیالات کے ہیں اور جنہیں کانگریس کے سیکولرزم پر یقین نہیں ہے۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس نیشنل ایجنڈہ پر یقین کیا۔ اسی طرح تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ مسٹر کرونا ندھی، اڑیسہ کے نوین پٹنائک اور مغربی بنگال کی ممتا بنرجی نے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی فرقہ پرستی کو نظر انداز کر کے اس کے نیشنل ایجنڈے کو منظور کیا اور جنتا دل یونائٹڈ کے شرد یادو ورام ولاس پاسوان، سمتا پارٹی کے جارج فرنانڈیز و نتیش کمار نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نیشنل ایجنڈے کو دیکھ کر اسے فرقہ پرستی کے الزام سے بری کر دیا، اور پھر عوام الناس کے سامنے بھارتیہ جنتا پارٹی کی ہر طرح صفائی پیش کی۔ انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اور حکومت بن گئی۔ جناب اٹل بہاری نے وزیر اعظم اور ایل کے اڈوانی نے وزیر داخلہ اور شری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرلی منوہر جوشی نے انسانی وسائل و تعلیمات کے وزیر کی حیثیت سے حلف لیا۔ حلیف پارٹیوں کے دوسرے ایسے محکمے دیئے گئے جن کا پالیسی سازی سے کم واسطہ تھا۔ کچھ عرصہ حکومت کے کام وکاج ٹھیک طرح سے چلتے رہے، لیکن اس کے بعد ابھی چھ مہینے ہی نہیں گذرے تھے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے نیشنل ایجنڈے کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی نظریاتی پالیسی کے تحت کام کرنا شروع کر دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی آر ایس ایس کے اثرات کے تحت ہی وجود میں آئی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس پر یقین کیا گیا کہ وہ سیکولر قدروں کی پاسداری کرے گی اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان کی سیکولر قدروں کو نقصان پہونچے لیکن وہ اس بات پر زیادہ دیر جمی نہ رہ سکی۔ گجرات میں اس کی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس نے وہیں سے سیکولر قدروں پر کلہاڑی چلانے کا کام شروع کیا۔ گجرات کی صوبائی سرکار نے اپنے یہاں سرکاری ملازمین کو آر ایس ایس میں شامل ہونے کی پابندی جو لگی ہوئی تھی اس کو اٹھاتے ہوئے اعلان کیا کہ اب کوئی بھی سرکاری ملازم آر ایس ایس میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی اعتماد شکن بات تھی جسے بی جے پی کی حلیف جماعتوں کو اسے ٹوکنا چاہیے تھا، مگر وہ اس پر نہ صرف خاموش رہیں بلکہ کسی حد تک اس سے متفق بھی رہیں، جو ان کے سیکولر کردار کو مشکوک بناتا ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس نے (جس کا ایک عرصہ تک سیکولر کردار ٹھنڈے بستے میں پڑا ہوا تھا) بر وقت اس کے خلاف آواز اٹھا کر ہندوستانی عوام کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔ کیونکہ آر ایس ایس کو غیر سیاسی تنظیم کہنے والے کیا اس امر سے بے خبر ہیں کہ آزادی کی تحریک کے قائد مہاتما گاندھی کا قتل آر ایس ایس ہی کے جوشیلے ورکر ناتھو رام گوڈسے نے کیا تھا۔ ایک طرف تو بھارتیہ جنتا پارٹی گاندھی جی کا نام جپتی ہے اس وقت جب اسے ہندوستانی عوام سے ووٹ لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ اس تنظیم سے اپنے علی الاعلان وابستگی کو بھی دکھاتی ہے جس پر گاندھی جی کے قتل اور کئی فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہونے کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظرات

بھارتیہ جنتا پارٹی نے عام پارلیمنٹری انتخاب کے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنا کوئی بھی ایجنڈا جو ہندوستانی عوام کے لیے ناقابل قبول ہے اسے چھوڑ دیا ہے اور اب وہ اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ افہام وتفہیم کے بعد جو بھی ایجنڈا بنے گا اسے ہی اپنی حکومت چلانے کے لیے استعمال کرے گی۔ چنانچہ انتخابات کے دوران میں اس کی حلیف پارٹیوں کے ساتھ ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل ایجنڈا عام سے تشکیل دیا گیا اور اسی نیشنل ایجنڈے کے مطابق سرکار چلانے کے لیے ہندوستانی عوام سے وعدہ کیا گیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس وعدہ اور یقین دہانی کے پیش نظر ہندوستان کی بعض سیکولر جماعتوں نے اس کے ساتھ انتخابی مفاہمت کرلی۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ شری چندرا بابو نائیڈو جو سیکولر خیالات کے ہیں اور جنہیں کانگریس کے سیکولرزم پر یقین نہیں ہے۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس نیشنل ایجنڈہ پر یقین کیا۔ اسی طرح تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ مسٹر کرونا ندھی، اڑیسہ کے نوین پٹنائک اور مغربی بنگال کی ممتا بنرجی نے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی فرقہ پرستی کو نظر انداز کرکے اس کے نیشنل ایجنڈے کو منظور کیا اور جنتا دل یونائٹڈ کے شرد یادو ورام ولاس پاسوان، سمتا پارٹی کے جارج فرنانڈیز و نتیش کمار نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نیشنل ایجنڈے کو دیکھ کر اسے فرقہ پرستی کے الزام سے بری کردیا، اور پھر عوام الناس کے سامنے بھارتیہ جنتا پارٹی کی ہر طرح صفائی پیش کی۔ انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اور حکومت بن گئی۔ جناب اٹل بہاری نے وزیر اعظم اور ایل کے اڈوانی نے وزیر داخلہ اور شری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مُرلی منوہر جوشی نے انسانی وسائل و تعلیمات کے وزیر کی حیثیت سے حلف لیا۔ حلیف پارٹیوں کے دوسرے ایسے محکمے دیئے گئے جن کا پالیسی سازی سے کم واسطہ تھا۔ کچھ عرصہ حکومت کے کام و کاج ٹھیک طرح سے چلتے رہے، لیکن اس کے بعد ابھی چھ مہینے ہی نہیں گذرے تھے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے نیشنل ایجنڈے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی نظریاتی پالیسی کے تحت کام کرنا شروع کر دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی آر ایس ایس کے اثرات کے تحت ہی وجود میں آئی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس پر یقین کیا گیا کہ وہ سیکولر قدروں کی پاسداری کرے گی اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان کی سیکولر قدروں کو نقصان پہونچے لیکن وہ اس بات پر زیادہ دیر جمی نہ رہ سکی۔ گجرات میں اس کی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس نے وہیں سے سیکولر قدروں پر کلہاڑی چلانے کا کام شروع کیا۔ گجرات کی صوبائی سرکار نے اپنے یہاں سرکاری ملازمین کو آر ایس ایس میں شامل ہونے کی پابندی جو لگی ہوئی تھی اس کو اٹھاتے ہوئے اعلان کیا کہ اب کوئی بھی سرکاری ملازم آر ایس ایس میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی اعتماد شکن بات تھی جسے بی جے پی کی حلیف جماعتوں کو اسے ٹوکنا چاہیے تھا، مگر وہ اس پر نہ صرف خاموش رہیں بلکہ کسی حد تک اس سے متفق بھی رہیں، جو ان کے سیکولر کردار کو مشکوک بناتا ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس نے (جس کا ایک عرصہ تک سیکولر کردار ٹھنڈے بستے میں پڑا ہوا تھا) بر وقت اس کے خلاف آواز اٹھا کر ہندوستانی عوام کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔ کیونکہ آر ایس ایس کو غیر سیاسی تنظیم کہنے والے کیا اس امر سے بے خبر ہیں کہ آزادی کی تحریک کے قائد مہاتما گاندھی کا قتل آر ایس ایس ہی کے جوشیلے ورکر ناتھورام گوڈسے نے کیا تھا۔ ایک طرف تو بھارتیہ جنتا پارٹی گاندھی جی کا نام جپتی ہے اس وقت جب اسے ہندوستانی عوام سے ووٹ لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ اس تنظیم سے اپنے علی الاعلان وابستگی کو بھی دکھاتی ہے جس پر گاندھی جی کے قتل اور کئی فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہونے کا

© rasailojaraid.com